از عدالت عظمیٰ

6 ستمبر 1955

سوچیتا کرپلانی

بنام

شری ایس ایس دلت، آئی سی ایس، چیئرمین الیکشن ٹرائبونل، دہلی اور دیگران۔

وی وین بوس، بھگوتی، جگند ھاداس، بی پی سنہا اور جعفر امام جسٹس صاحبان

انتخابی تنازعہ- ناکام حریف کی طرف سے انتخابی پٹیشن- واپس آنے والے امیدوار کے خلاف انتخابی اخراجات کی واپسی میں بڑے بدعنوان طریقوں اور جھوٹ کے الزامات- انتخابی اخراجات کی واپسی کو ناقص پایا گیا اور ریٹرنڈ امیدوار الیکشن کمیشن کی طرف سے نااہل قرار دیا گیا- نئے سرے سے دوبارہ اندرج کرنے پر اس طرح کی نااہلی کو ہٹانا- الیکشن ٹریبونل کا دائرہ اختیار- اگر دوسری واپسی کے خلاف جھوٹ کے یکساں الزامات کی تحقیقات کرنے کے قابل ہو- عوامی نمائندگی ایکٹ (1951 کا XLIII)، دفعہ 143- عوامی نمائندگی (انتخابات کا انعقاد اور انتخابی پیٹیشنز) قوائد، 1951، قاعدہ 114 (4)، (5) اور (6)۔

جہاں تک انتخابی اخراجات کی واپسی کا تعلق ہے، عوامی نمائندگی ایکٹ کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد الیکشن کمیشن اور الیکشن ٹریبونل کو الگ اور مختلف دائرہ اختیار تفویض کرتی ہیں۔

جہاں بڑے بدعنوان طریقوں کے الزامات ہیں اور ایک ٹریبونل تشکیل دیا گیا ہے جو اس تنازء کی قانونی حثیت رکھتا ہے، ایکٹ کی دفعہ 143 اسے واحد دائرہ اختیار دیتی ہے اور اسے واجب بناتی ہے کہ وہ ریٹرن میں مذکور کسی بھی تفصیلات کے جھوٹ سے پوچھ گچھ کرے جہاں اس طرح کے جھوٹ کا مبینہ جاتا ہے اور اسے مسئلے میں لایا جاتا ہے اور معقول طور پر بڑے بدعنوان طریقوں سے منسلک ہوتا ہے۔

قائدہ 114 (4) کے تحت الیکشن کمیشن کو جو کرنا ہے وہ خود کو مطمئن کرنا ہے کہ ریٹرن مقررہ فارم میں ہے۔ اس میں مذکور کسی بھی تفصیل کی درستگی کی تفتیش کرنا اس کے کام کا حصہ نہیں ہے۔ یہ سوال تب ہی پیدا ہوسکتا ہے جب کوئی تنازعہ اٹھاتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے اور معاملے کو مسئلے میں لاتا ہے۔

نتیجتاً، ایسے معاملے میں جہاں، موجودہ صورت میں، الیکشن کمیشن نے دوبارہ بنے ہوئے امیدوار پر نئی ریٹرن داخل کرنے پر انتخابی اخراجات کی ناقص ریٹرن درج کرنے پر عائد کردہ نااہلی کو ہٹا دیا تھا؛ یہ فیصلہ کیا گیا کہ الیکشن کمیشن کے پہلے ریٹرن سے منسلک نااہلی کو ہٹانے کے فیصلے سے ٹریبونل کو دوسری ریٹرن میں تفصیلات کی جعلسازی کی تحقیقات کرنے سے کوئی رکاوٹ نہیں تھی حالانکہ وہ پہلی ریٹرن میں چیلنج کیے گئے امیدواروں سے ملتے جلتے تھے۔

کہ نااہلی کو ہٹانے کا مطلب صرف یہ تھا کہ قبول شدہ واپسی ہی واحد درست واپسی تھی، جو فارم میں سب سے پہلے درست تھی، اور ٹریبونل کے پاس صرف وہی واپسی تھی۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1955 کی دیوانی اپیل نمبر 139۔

1953 کے سول تحریری رٹ نمبر 24 میں ریاست پنجاب کے عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 23 دسمبر 1953 کے فیصلے اور حکم کے خلاف بھارت کا آئین کے آرٹیکل 132 اور 133 کے تحت اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے این سی چیٹر جی، (آر ایس نرولا، بشمول)۔

مدعا نمبر 5 کے لیے جی ایس پاٹھک اور وید ویاس، (گنپت رائے، بشمول)،۔

6 ستمبر 1955۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ اس اپیل کو جنم دینے والی کارروائی الیکشن ٹریبونل، دہلی کے سامنے انتخابی پٹیشن سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ شریمتی سوچیتا کرپلانی مقابلہ کرنے والی مدعا علیہ شریمتی منموہنی سہگل اور دیگران کے ساتھ مل کر نئی دہلی کے پارلیمانی حلقے سے عوامی نمائندگی کے انتخاب کے امیدوار تھے۔ ووٹنگ 14 جنوری 1952 کو ہوئی اور جب 18 جنوری 1952 کو ووٹوں کی گنتی ہوئی تو پتہ چلا کہ اپیل کنندہ نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے تھے اور اس کے بعد مدمقابل کرنے والی مدعا علیہ منموہنی آئی۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ کو 24 جنوری 1952 کو واپس کیے گئے امیدوار کے طور پر مطلع کیا گیا۔

6 مارچ 1952 کو اپیل کنندہ نے اپنے انتخابی اخراجات کا ریٹرن دائر کیا۔ یہ عیب دار پایا گیا، اور 17 اپریل 1952 کو الیکشن کمیشن نے بھارتہ گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن شائع کیا جس میں اپیل کنندہ کو عوامی نمائندگی کی دوبارہ پیشکش (انتخابات کا انعقاد اور انتخابی پٹیشنز) قواعد 1951 کے قاعدہ 114(5) کے تحت اس بنیاد پر نااہل قرار دیا گیا۔

"مطلوبہ انداز میں انتخابی اخراجات کے رٹیرن درج کرنے میں ناکام رہی" اور اس طرح اس نے "عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 7 کی شق (سی) اور دفعہ 143 کے تحت نااہلی کا سامنا کیا"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے پیشِ نظر اپیل کنندہ نے 30 اپریل 1952 کو قاعدہ 114 (6) کے تحت وضاحت کے ساتھ ایک تازہ ریٹرن جمع کرایا اسے کمیشن نے قبول کرلیا اور 7 مئی 1952 کو اس نے بھارتیہ گزٹ میں قاعدہ 114 (7) کے تحت ایک نوٹیفکیشن شائع کیا جس میں کہا گیا کہ نااہلی کو ہٹا دیا گیا ہے۔

دریں اثنا، 7 اپریل 1952 کو، مقابلہ کرنے والے مدعا علیہ منموہنی نے ایک انتخابی پٹیشن دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا جائے اور اسے (درخواست گزار) باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا جائے۔واضح رہے کہ یہ 17 اپریل 1952 سے پہلے کی بات ہے، جس تاریخ کو الیکشن کمیشن نے اپیل کنندہ کو نااہل قرار دیا تھا۔انتخابات کے جواز پر کئی بنیادوں پر اعتراض کیا
گیا۔کئی بڑے بدعنوان طریقوں کا مبینہ گیا اور اپیل کنندہ نے 6 مارچ 1952 کو اپنے انتخابی اخراجات کی جو ریٹرن دائر کی تھی اسے دو بنیادوں پر معمولی بدعنوان عمل کے طور پر چیلنج کیا گیا:

(1) کہ ریٹرن مادی تفصیلات میں غلط تھی اور (2) کہ یہ قواعد کے مطابق نہیں تھی اور اس لیے قانون کی نظر میں کوئی ریٹرن نہیں تھی۔اس کے بعد ان مثالوں کی تفصیلات بیان کی گئیں جن میں ریٹرن کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا گیا تھا۔اپیل کنندہ نے 7 اکتوبر 1952 کو جواب میں اپنا تحریری بیان دائر کیا۔وہ یہ دیکھا جائے گا کہ یہ اس نے اپنی دوسری ریٹرن داخل کرنے کے بعد اور الیکشن کمیشن کی جانب سے پہلی ریٹرن کی وجہ سے نااہلی کو ہٹا دیا تھا۔اس کا جواب اس طرح تھا:

(1) چونکہ اس کے انتخابی اخراجات کی ریٹرن کے حوالے سے نااہلی کو الیکشن کمیشن نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 144 کے تحت ہٹا دیا تھا، اس لیے اس سوال کو دوبارہ نہیں کھولا جا سکا۔

(2) ایک معمولی بدعنوان عمل جو انتخابات کو خراب نہیں کر سکتا اور جو انتخابات کو مادی طور پر متاثر کرنے کے قابل نہیں ہے وہ مکمل طور پر انتخابی درخواست کے دائرہ کار سے باہر ہے اور اس لیے اس کا کوئی نوٹس الیکشن ٹریبونل کے ذریعے نہیں لیا جا سکتا۔

(3) یہ کہ صرف ایسے معاملات کو ہی اس معاملے میں ڈالا جا سکتا ہے جو یہ فیصلہ کرنے کے لیے ضروری ہیں کہ آیا ریٹرنڈ امیدوار کا انتخاب کو ایکٹ کی دفعہ 100 (2) اس معنی کے اندر کالعدم کیا جا سکتا ہے:

مدمقابل مدعا لیہ منموہنی نے 15 اکتوبر 1952 کو ایک نقل دائر کی۔اس میں اس نے کہا:

(1) کہ الیکشن کمیشن نے یہ فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی کر سکا کہ آیا ریٹرن مادی تفصیلات میں غلط تھی یا نہیں اور اس لیے سوال ابھی کھلا تھا۔(اس میں 6 مارچ 1952 کی پہلی ریٹرن کا حوالہ تھا۔)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2) کہ کسی بھی صورت میں

"یہاں تک کہ نظرثانی شدہ ریٹرن بھی مادی تفصیلات میں غلط ہے اور اصل ریٹرن کے حوالے سے اعتراضات بھی نظرثانی شدہ ریٹرن کے حوالے سے بالکل لاگو ہوتے ہیں۔

اپیل کنندہ کے تحریری بیان میں نکات (2) اور (3) کے ذریعے اٹھائی گئی قانون کی وسیع تر تجاویز کو بھی مسترد کر دیا گیا۔اس کے بعد فہرست میں اپیل کنندہ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا آئٹم بہ آئٹم جواب دیا گیا جسے اس نے اپنے تحریری بیان میں شامل کیا تھا۔ یہ فہرست مدمقابل منموہنی کی طرف سے پیش کردہ غلط رٹیرن اور بدعنوان طریقوں کی تفصیلات کا جواب تھا۔اس کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ منموہنی نے دوسری رٹیرن پر بالکل اسی بنیاد پر دعویٰ کیا جو پہلی کی طرح تھا اور وہی تفصیلات پیش کیں۔

اب ہم نے ان رٹیرن کو پہلے اور دوسرے کے طور پر بیان کیا ہے۔لیکن دونوں فریقوں کے وکیل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پہلی رٹیرن درحقیقت قانون کی نظر میں کوئی رٹیرن نہیں تھی اور اس لیے مدمقابلہ مدعا علیہ کا اصل دعویٰ دوسرے ری ٹرن پر تھا جسے واحد رٹیرن سمجھا جانا چاہیے جسے قانون درست رٹیرن کے طور پر تسلیم کرے گا۔اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اخراجات کے دو ریٹرن نہیں ہو سکتے: یا تو اصل میں دائر کردہ فائل میں ترمیم کی جاتی ہے یا اسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے جہاں تک اسکے رٹیرن کا ارادہ ہے۔اس قرارداد کے پیش نظر، ہمارے لیے اس معاملے پر کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے اور ہم اپنی توجہ اس بات پر مرکوز کریں گے کہ سہولت کے لیے ہم کس چیز کو دوسری رٹیرن کہتے رہیں گے۔

اب جو پہلا نکتہ سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا الیکشن کمیشن کا پہلی ریٹرن سے منسلک نااہلیت کو ہٹانے کا فیصلہ دوسری ریٹرن کی جعل سازی کی تحقیقات کو محض اس وجہ سے روکتا ہے کہ مدعا علیہ منموہنی نے الزام لگایا کہ جھوٹ کی تفصیلات بالکل وہی ہیں جو پہلے تھیں۔اس پر ہمارا جواب نہیں ہے۔اگر پہلی رٹیرن قانون کی نظر میں کوئی ٹیرن نہیں ہے،تو واحد رٹیرن جس سے ہمارا تعلق ہیں وہ دوسرا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا جانا چاہیے جیسا کہ یہ ہوتا اگر یہ واحد رٹیرن ہوتی۔اگر کوئی دوسری رٹیرن نہ ہوتی اور اس رٹیرن کو اب اٹھائی گئی بنیادوں پر چیلنج کیا جاتا،تو یہ واضح ہے کہ لگائے گئے الزامات کی سچائی کی چھان بین کرنی پڑتی۔اس تفتیش کو صرف اس وجہ سے بند نہیں

کیا جا سکتا کہ دوسری رٹیرن کے خلاف الزامات اس کی جعل سازی کے معاملے میں بالکل وہی ہوتے ہیں جو پہلی رٹیرن کے معاملے میں ہوتے ہیں۔اس لیے ہماری رائے ہے کہ ان معاملات کی تحقیقات کرنے کے لیے ٹریبونل کے دائرہ اختیار کو اس وجہ سے ختم نہیں کیا گیا تھا۔اس کی ہماری وجوہات یہ ہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 76 میں ہر امیدوار سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مخصوص فارم میں انتخابی اخراجات کا ریٹرن فائل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرے جس میں کچھ مقررہ تفصیلات ہوں۔ فارم اور تفصیلات قواعد میں بیان کی گئی ہیں۔ دفعہ 143 ان تقاضوں پر عمل نہ کرنے پر جرمانہ تجویز کرتی ہے۔ یہ نااہلی ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب رٹیرن میں "ڈیفالٹ" ہو۔ یہ بھی ہوتا ہے:-

"اگر ایسی رٹیرن پائی جاتی ہے۔ حصہ ششم کے تحت انتخابی پٹیشن کی سماعت پر کسی خاص مواد میں غلط ہونا۔"

اس سے معاملہ شک سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ انتخابی پٹیشن کی سماعت الیکشن ٹریبونل کے ذریعے چلائی جاتی ہے اور یہ دفعہ ٹریبونل پر واجب بناتا ہے کہ وہ ریٹرن کی جعل سازی کی تحقیقات کرے جب کہ یہ کوئی معاملہ اٹھایا گیا ہو اور اسے زیر بحث لایا گیا ہو اور الزامات معقول طور پر ایک بڑے بدعنوان عمل کے بارے میں دیگر الزامات سے جڑے ہوئے ہوں۔ دائرہ اختیار ٹریبونل کا ہے نہ کہ الیکشن کمیشن کا۔ الیکشن کمیشن کا فرض محض قاعدہ 114(4) کے تحت فیصلہ کرنا ہے کہ آیا کسی امیدوار کے پاس، دوسری چیزوں کے علاوہ،

"ایکٹ اور قواعد کے مطابق انتخابی اخراجات کی رٹیرن درج کرنے میں ناکام رہے۔" یہ شکل کا سوال ہے نہ کہ مادے کا۔

اگر رٹیرن مناسب شکل میں ہے تو جھوٹ کا کوئی سوال نہیں اٹھ سکتا جب تک کہ کوئی اس مسئلے کو نہ اٹھائے۔ اگر یہ اٹھایا جاتا ہے، تو الزامات کسی دوسرے دستاویز میں کسی دوسرے شخص کے ذریعے لگائے جائیں گے اور اس طرح کے ترجیحی الزامات کی ٹریبونل کے ذریعے تحقیقات کی جائے گی۔

اگر ریٹرن مناسب شکل میں نہیں ہے تو نااہلیت پیدا ہوتی ہے لیکن الیکشن کمیشن کو قاعدہ 114(6) کے تحت نااہلیت کو ہٹانے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو پوزیشن وہی ہو جاتی ہے جو الیکشن کمیشن نے پہلی بار میں فیصلہ کیا ہوتا کہ فارم مناسب تھا۔ اس سے اب بھی ایسے معاملات میں ٹریبونل کے ذریعے تعین کے لیے جھوٹ کا سوال باقی رہ جائے گا جہاں مسئلہ مناسب طریقے سے اٹھایا جاتا ہے۔

مسٹر چٹرجی نے اپیل گزار کی جانب سے دعوی کیا کہ ہمیں اس اپیل میں دوسری رٹیرن سے کوئی تعلق نہیں ہے اور مسٹر پاٹھک کو اس نکتے پر بحث کرنے کی اجازت دیے جانے کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ لیکن یہ تقریباً شروع سے ہی دلیل کی بنیادی ہڈی رہا ہے۔ جب انتخابی پٹیشن دائر کی گئی تو حملہ کرنے کے لیے صرف ایک رٹیرن تھی۔ دوسرا داخل نہیں کیا گیا تھا۔ بعد میں، جب اسے پیش کیا گیا تو مدمقابل مدعا علیہ منموہنی نے دونوں پر اعتراض کیا اور خود اپیل کنندہ نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے نااہلی کو ہٹانے کے حکم کی وجہ سے رٹیرن کے جھوٹ کے بارے میں سوالات کا جواب نہیں دیا جا سکا۔ یہ دلیل دوسری پر بھی اتنی ہی لاگو ہوتی ہے جتنی کہ پہلی رٹیرن پر اور اس نکتے پر الیکشن کمیشن اور الیکشن ٹریبونل کے متعلقہ دائرہ اختیار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے بارے میں ایک مسئلہ اٹھاتا ہے۔ٹریبونل نے اس نکتے پر اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ دیا اور کہا، جیسا کہ ہم کرتے ہیں، کہ الیکشن کمیشن کو ریٹرن کے جھوٹ کے بارے میں حقائق کے معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ میں درخواست دائر کی اور جھوٹ کے معاملے کی تحقیقات کے لیے ٹریبونل کے دائرہ اختیار پر سوال اٹھایا۔عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے فیصلے کو برقرار رکھا اور اپیل کنندہ نے اپنی اپیل کی بنیادوں اور مقدمے کے اپنے بیان دونوں میں یہاں معاملے کی پیروی کی وہ اس مرحلے پر ہم سے اس معاملے کو کھلا چھوڑنے کے لیے نہیں کہہ سکتی تاکہ وہ دوبارہ یہاں آکر اس سوال کو دوبارہ متحرک کر سکے۔اس کے مطابق ہم مسٹر چٹرجی کے اعتراض کو مسترد کرتے ہیں۔

اگلے سوال میں دلیل دی گئی کہ کیا الیکشن ٹریبونل کسی معمولی بدعنوان عمل کی تحقیقات کر سکتا ہے اگر یہ ایسی نوعیت کا ہے کہ خود سے کھڑے ہو کر اسے انتخابی درخواست کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا تھا کیونکہ یہ انتخابات کے نتائج کو مادی طور پر متاثر نہیں کر سکتا تھا۔ہمیں اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس معاملے میں سوال خالصتاً علمی ہے۔معمولی بدعنوان عمل کے بارے میں الزام اپنے آپ میں ثابت نہیں ہوتا ہے۔بڑے بدعنوان طریقوں کے بارے میں بھی الزامات ہیں جن کی تحقیقات کی ضرورت ہوتی ہے اور مبینہ طور پر معمولی بدعنوان طرز عمل ان سے معقول طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ایکٹ کی دفعہ 143 اس نکتے پر ٹریبونل کے دائرہ اختیار کے سوال کا مکمل جواب ہے جب اسے دیگر بنیادوں پر انتخابی پٹیشن کے مقدمے کی سماعت سے مناسب طریقے سے ضبط کیا جاتا ہے۔اگر یہ واحد الزام ہوتا تو کیا اس طرح کے مقدمے کی سماعت کو مناسب طریقے سے ضبط کیا جا سکتا تھا، یا اگر مبینہ طور پر معمولی بدعنوان عمل بڑے بدعنوان طریقوں کے بارے میں دیگر الزامات سے معقول طور پر منسلک نہیں تھا، اس لیے یہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔چونکہ دوسرے معاملات پر مقدمہ چل رہا ہے اس لیے ٹریبونل دفعہ 143 کے تحت پابند ہے، اب جب کہ یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے، ریٹرن کی جعل سازی کے سوال کی بھی تحقیقات کرنے کے لیے۔اس طرح کی تحقیقات کے بغیر یہ اس نتیجے تک نہیں پہنچ سکتا جس پر دفعہ 143 غور کرتی ہے۔ہمیں دیگر دفعات پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جن پر ذیل میں دلائل اور عدالتوں میں بات کی گئی تھی کیونکہ دفعہ 143 واضح ہے اور جب مقدمہ مناسب طریقے سے جاری ہوتا ہے تو مطلوبہ دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔

اپیل کنندہ مواد کے ہر سوال پر ناکام رہی ہے جو اس نے اٹھایا تھا۔الیکشن ٹریبونل کے حکم میں کچھ مبہم پن تھا کہ دونوں میں سے کس ریٹرن نے اس نکتے پر انکوائری کی بنیاد بنائی لیکن یہاں تک کہ اگر ٹریبونل نے پہلی ریٹرن کو اس بنیاد کے طور پر لینا چاہا جس نے واقعی مواد کو متاثر نہیں کیا کیونکہ بالکل وہی الزامات دوسری ریٹرن کے بارے میں لگائے گئے ہیں اور اس لیے حقیقت کے معاملے کو کسی بھی صورت میں آزمانا ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document